إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں چار بار

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۸۸ | مورخہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے ۔

۲۵۔ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کی صبح ڈاکٹر سید محمود صاحب آونیٹنہ جنرل سکرٹری آل انڈیا نیشنل کانگریس قادیان تشریف لائے ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مہمان رہے ۔ سیاسی اور مذہبی معاملات پر حضور سے گفتگو ہوتی رہی ۔ ۲۶ر اپریل نو بجے کی گاڑی سے آپ واپس تشریف لے گئے ۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی علاقہ گجرات سے ۲۵۔ اپریل کو واپس آئے ۔ اور مولوی عبدالغفور صاحب انجمن اسلامیہ کے جلسہ پر سیالکوٹ بھیجے گئے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

بٹالہ کے حادثۂ قتل کے متعلق اظہار خیالات

اِن دِنوں خصوصیت سے دُعائیں کیجائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۵ر اپریل سنہ ۱۹۳۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ۔

کل ایک ایسے واقعہ کا علم ہوا ہے جس کا اثر میری طبیعت پر بہت گہرا ہے ۔ لیکن چونکہ ہمیں اس وقت تک جو کچھ معلوم ہوا ہے ۔ وہ سُنی سنائی باتیں ہیں ۔ کوئی تحقیقی خبر اب تک پہونچ نہیں سکی ۔ اس لئے میں اس واقعہ کے متعلق کچھ کہنا پسند نہیں کرتا ۔ ہاں اپنے احباب کو اس امر کی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے ان دنوں اللہ تعالےٰ کے حضور دُعائیں کریں تاکہ ہم لوگوں کی بہتری کی صورت پیدا ہو ۔ وہ ہم پر اپنا خاص فضل نازل کرے ۔ اور اپنے ہی ہاتھ سے ان فتنوں کو دُور کردے ۔ جو جماعت کے خلاف پیدا ہو گئے ۔

ہمیں معلوم نہیں کہ واقعات کیا ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم اپنے لئے آپ کوئی عملی شکل تجویز نہیں کر سکتے۔ لیکن ایک بات کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے۔ کہ چونکہ جس شخص کی طرف ایک ناپسندیدہ فعل منسوب کیا جاتا ہے۔ سُنا گیا ہے۔ کہ وہ ہماری ہی جماعت کا ایک فرد ہے۔ اس لئے ہم اللہ تعالےٰ سے یہ دعا ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اس کے فضل اور اس فعل کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے قلب میں وہ کیفیت پیدا کرے۔ جو حقیقی توبہ اور ندامت کی کیفیت ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد جس حد تک دوسرے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ رحم اور فضل۔ رحمت اور مغفرت کا سلوک کسی سے کر سکتا ہے۔ کرے۔

دُنیا کی ہر چیز خدا تعالےٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ انسان کا علاوہ ازیں اس کے ظاہری اور باطنی حالات پر وہی قبضہ رکھتا ہے۔ اور حالات کا صحیح علم بھی اسی کو ہو سکتا ہے۔ بسا اوقات ہم ظاہری حالات کو دیکھ کر نتیجہ نکالتے ہیں۔ اور ان سے غلط نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ پس ہم اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کا بیان سُنے بغیر کوئی رائے قائم نہیں کرینگے۔ لیکن اسی میں کیا شُبہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ ہمارا ایک بھائی ایک غلطی کا مرتکب ہوا ہے۔ تو وہ اور بھی زیادہ ہمارے رحم اور ہماری ہمدردی کا مستحق ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک مثال بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

کسی شخص کے دو بیٹے تھے۔ اس نے اپنا مال ان میں بانٹ دیا۔ چھوٹا بیٹا اپنا سارا مال لے کر دور دراز چلا گیا۔ اور وہاں اس نے سارا مال بدچلنی میں ضائع کر دیا۔ آخر وہ ایک شخص کے ہاں چرواہے کے طور پر ملازم ہو گیا۔ اس حالت میں اس نے خیال کیا میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے۔ مگر میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ کیوں میں اس کے پاس جا کر یہ نہ کہوں۔ کہ مجھے بھی اپنے مزدوروں کی طرح رکھ لے۔ اس پر وہ اپنے باپ کے پاس گیا۔ باپ اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اسے گلے لگا لیا۔ اور نوکروں سے کہا۔ خوب موٹا تازہ بچھڑا لا کر ذبح کرو۔ تاکہ ہم کھائیں۔ اور خوشی منائیں۔ جب اس کا دوسرا بیٹا آیا۔ تو اسے یہ بات بہت بُری لگی۔ اور اس نے اپنے باپ سے کہا۔ میں اتنے برس سے تیری خدمت کر رہا ہوں۔ اور کبھی تیری حکم عدولی نہیں کی۔ مگر تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا۔ کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔ لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیرا مال عیش و عشرت میں ضائع کر دیا۔ تو اس کے لئے تو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا۔ باپ نے کہا۔ تو ہمیشہ میرے پاس ہے۔ اور جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہی ہے۔ لیکن تیرے اس بھائی کے آنے پر اس لئے خوشی منائی گئی۔ کہ یہ مُردہ تھا۔ اب زندہ ہوا۔ کھویا ہوا تھا۔ اب ملا ہے۔

پس جو شخص کسی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔ جب وہ غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جاتا۔ اس کے آگے جھکتا۔ اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت کا اظہار کرتا ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرتا۔ اور پہلے سے زیادہ اس پر رحم کرتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت خدا تعالےٰ کے بندے بھی اپنے بھائیوں سے سلوک کرتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے کسی بھائی سے غلطی ہوئی۔ کوئی قصور سرزد ہوا۔ تو اس غلطی کا دلیری سے اعتراف کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بھائی کی غلطی کی وجہ سے اس پر پردہ ڈالا اور اسے چھپانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سچائی کے دلدادہ اور صداقت پر کاربند ہوتے ہیں۔ اور کھلے طور پر قصور کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کے حضور جھک جاتے اور عرض کرتے ہیں۔ کہ تُو کہتا ہے۔ جو قصور کر کے جب تیرے حضور آ گرتے ہیں۔ تو تُو انہیں معاف کر دیتا ہے۔ ہمارے بھائی نے بھی ایک غلطی کی ہے۔ ہم اس کے لئے عرض کرتے ہیں۔ کہ اُس کی غلطی معاف کی جائے۔

یہ وہ طریق ہے۔ جو ایک مومن اختیار کرتا ہے۔ اور یہی وہ طریق ہے۔ جس سے دُنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائی کے قصور کا اعتراف کریں۔ مگر ساتھ ہی اس کے متعلق خدا تعالےٰ سے رحم اور فضل طلب کریں۔ اگر موقعہ آنے پر ہم دونوں باتیں نہیں کرتے۔ یعنی یا تو اپنے بھائی کے قصور کا اعتراف نہیں کرتے اور یا خدا تعالےٰ کے حضور اس کی غلطی کی معافی چاہنے کے لئے نہیں جھکتے۔ تو پھر ہم خدا کی درگاہ میں قبول نہیں کئے جا سکتے۔ اگر ہم اپنے کسی بھائی کی غلطی کا اعتراف نہیں کرتے۔ تو قصور کرتے ہیں۔ اور اگر بھائی کے قصور کی خدا تعالےٰ سے معافی نہیں مانگتے۔ اور اس کا فضل اور رحم طلب نہیں کرتے۔ تو بھی قصور کرتے ہیں۔ اور یقیناً اس صورت میں خدا تعالےٰ ہم سے بھی مونہہ پھیر لے گا۔ کہ تم نے اپنے ایک بھائی کے ساتھ ہمدردی نہ کی۔ اب میں بھی تم پر کوئی رحم نہیں کرتا۔

پس مومن کا راستہ بیچ راہ کا رستہ ہے۔ اسے تلوار کی دھار پر چلنا ہوتا ہے۔ اس سے ذرا ادھر ہوا۔ تو بھی گیا۔ اور اگر ذرا اُدھر ہوا۔ تو بھی گیا۔ میں دوستوں کو اختصار کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ پر وہی طریق اختیار کریں۔ جو ایک مومن کی شان کے شایان ہے اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ہمارے بھائی سے قصور ہوا۔ تو اس کے اعتراف میں اس وجہ سے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ قصور کا مرتکب ہمارا بھائی ہوا ہے۔ اور پھر اس لئے کہ غلطی ہمارے بھائی سے ہوئی۔ کبر اور نخوت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اپنے اس بھائی سے حقیقی ہمدردی کا یہی وقت ہے۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنی چاہئیں۔ اور استغفار کرنا چاہیئے۔ اس بھائی کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی۔ اور خدا تعالےٰ کا فضل ڈھونڈھنا چاہئے شاید وہ کوئی ایسا رستہ نکال دے۔ کہ ہماری روحانی زندگی بھی قائم رہے اور جسمانی رشتہ بھی قائم رہے۔

انسان پر کئی وقت ایسے آتے ہیں۔ جب وہ حیران ہوتا ہے۔ کہ کیا کروں۔ اور کیا نہ کروں۔ ایسے ہی وقت کے لئے خدا تعالےٰ نے مومن کو یہ دُعا سکھائی ہے۔ کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔ انسان کے سامنے بیسیوں رستے کھلے ہوتے ہیں۔ ایک طرف جنبہ داری کا رستہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف عدم انصاف کا رستہ۔ تیسری طرف رحم اور شفقت کا رستہ۔ چوتھی طرف ذاتی تعلقات کا رستہ۔ پھر قومیت اسے ایک طرف بلاتی ہے انصاف دوسری طرف سے آواز دیتا ہے۔ اس وقت وہ حیران ہوتا ہے کہ کدھر جائے۔ تب عالم الغیب خدا ہی اس کی راہ نمائی کر سکتا ہے اس کے آگے جب انسان جھک جاتا اور کہتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اے خدا اس وقت میرے سامنے بیسیوں قسم کے رستے ہیں۔ اور مختلف جذبات مجھے مختلف راہوں کی طرف بلا رہے ہیں۔ مختلف تفکرات مختلف جہات دکھا رہے ہیں۔ میری عقل اور میرا عرفان۔ میری دُنیوی ضرورتیں اور تعلقات اور رستے دکھا رہے ہیں۔ ان میں سے کونسا رستہ درست ہے۔ میں نہیں جانتا۔ اس لئے تیری طرف جھکتا ہوں۔ اور تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں۔ تو مجھے سیدھا رستہ دکھا۔ اور مستقیم رستہ بتا تب وہ اس کی راہ نمائی کرتا ہے۔

اس وقت ہماری بھی یہی حالت ہے۔ ہم ہر وقت ہی خدا کی مدد کے محتاج ہیں۔ مگر آج ایسی حالت سے گذر رہے ہیں۔ کہ نہیں جانتے کہ کیا کریں۔ یہ نہیں کہ ہمارے لئے سب رستے بند ہیں۔ بلکہ اتنے راستے کھلے ہیں۔ کہ ہم نہیں جانتے۔ ان میں سے کونسا راستہ اختیار کریں۔ جہاں رستہ بند ہوتا ہے۔ وہاں اتنا خطرہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں انسان ٹھیر تو جاتا ہے۔ مگر ہمارے لئے بہت سے راستے کھلے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم نہیں جانتے۔ کیا کریں۔ اور کیا نہ کریں۔ اس وقت ہمارے لئے ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ سورہ فاتحہ جسے ہم ہر روز ۳۰-۳۵ دفعہ پڑھتے ہیں۔ اس میں ایسا درد اور سوز پیدا کر دیں۔ کہ وہ ہمارے لئے بالکل نئی چیز بن جائے۔ اور ہم ایسا عجز اور انکسار اختیار کریں۔ کہ سورۂ فاتحہ نئی زندگی بخشنے والی دوا ہو جائے۔ جس سے ایک طرف تو ہمارے دل کو تسلی حاصل ہو۔ اور دوسری طرف ہم خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ ہم جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگاہ کیا ہوا ہے۔ کہ صحیح راستہ کے دونوں طرف خطرناک گڑھے ہوتے ہیں۔ اس کے ایک طرف غضب الٰہی ہوتا ہے اور دوسری طرف گمراہی اور ضلالت۔ کبھی تو انسان صرف قشر کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت سے بے بہرہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی صرف روحانیت کی طرف جھک جاتا ہے۔ اور قشر کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں بتایا ہے کہ یہ رستہ خطرناک ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم کے دونوں طرف دو غاریں ہیں۔ ایک غار مغضوب علیھم کی اور دوسری ضالین کی ہے۔ ایسی صورت میں سوائے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت میں تمام دوستوں کو اختصار کے ساتھ کیونکہ بعض ضرورتوں کی وجہ سے میں جمعہ کے لئے وقت پر نہ آ سکا خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دُعاؤں پر خاص زور دیں۔ اپنے لئے۔ جماعت کے لئے اور ہمارے جو بھائی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے اور خصوصاً اس بھائی کے لئے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شدید اشتعال دلائے جانے پر وہ ایک شخص پر حملہ کر بیٹھا ہے۔ دُعائیں کریں۔ تا کہ خدا تعالےٰ ہمارا اخلاقی اور روحانی وقار بھی قائم رکھے۔ اور اپنے فضل کو وسیع کر کے اور اپنی رحمت کو جوش میں لا کر کوئی ایسا رستہ نکالے۔ جو ہر حالت میں ہمارے لئے مفید ہو۔ اور ہمیں اس راہ پر چلائے جس پر چل کر ہم اس کے مقرب بن سکیں۔ اور اس کے فضلوں کے مورد ہو سکیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی فرما۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

احمدی نوجوان اپنی تنظیم کریں اور میدانِ عمل میں آئیں

عام طور پر انسانی زندگی میں کام کرنے کا وقت وہی چند سال ہوتے ہیں۔ جنہیں جوانی کے دن کہا جاتا ہے۔ ورنہ بچپن ایک خود فراموشی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور بڑھاپا مجبوریوں اور معذوریوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس نوجوانوں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں۔ ان کی امنگوں۔ ولولوں۔ اور ان کے جوشوں سے ایک خاص نظام کے ذریعہ سنجیدہ اور زمانہ دیدہ بزرگوں کی ہدایات کے تحت کام لینا ہر بڑھنے اور ترقی کرنے والی قوم کا اولین فرض ہوتا ہے :

اس وقت دنیا کی تمام اقوام کے ہاں بیسیوں ایسی سوسائٹیاں اور انجمنیں موجود ہیں۔ جو نوجوانوں کے لئے ان کے اپنے اپنے مذاق کے مطابق دائرہ ہائے عمل اور میدان ہائے کار تجویز کر کے ان سے بہترین فوائد حاصل کر رہی ہیں۔ اور نوجوان دنیا کے میدان عمل میں نہایت ہی اہم کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی ہندو نوجوانوں کی اس قسم کی سوسائٹیاں ہر جگہ موجود ہیں۔ اور اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہندو نوجوان علی العموم بڑا ایثار اور قربانی کر کے قومی اور مذہبی خدمات میں منہمک ہیں۔

جماعت احمدیہ اگرچہ مجسم عمل ہے۔ اور اس کا ہر چھوٹا بڑا پیر و جوان عمل کرنے کا پختہ عہد رکھتا۔ اور اس پر حتی الامکان کاربند ہوتا ہے۔ لیکن احمدی نوجوانوں کو ہم میدان عمل کی پہلی صف میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اب جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت نمایاں حیثیت حاصل کر رہی ہے۔ اور اس وجہ سے دشمن ہمارے لئے انتہائی مشکلات اور مصائب پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ احمدی نوجوان اپنے فرائض خصوصی سے واقفیت حاصل کریں۔ اور ان کی ادائگی میں لگ جائیں۔

ہماری جماعت دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کرنے کے لئے اٹھی ہے۔ گو اس انقلاب کی نوعیت سیاسی انقلاب سے قطعاً مختلف ہے۔ یہ خونریزی کا باعث نہیں۔ بلکہ اسے بند کرنے کا موجب ہوگا اور دنیا میں منافرت کی بجائے محبت اور صلح کی بنیادیں استوار کریگا لیکن باوجود اس کے یہ خوش کن تغیر اور جان پرور انقلاب اس وقت تک پوری طرح برپا نہیں کیا جاسکتا جب تک ہماری جماعت کے نوجوان پوری قوت کے ساتھ عقد ہمت باندھکر میدان عمل میں نہ اتر آئیں۔ اور اس بات کا تہیہ نہ کرلیں۔ کہ وہ مقصد اسلام اور خدمت سلسلہ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرینگے۔ اور اگر ضرورت پیش آئے۔ تو کسی کو مارنے یا نقصان پہونچانے کے لئے نہیں، بلکہ دوسروں کو زندگی بخشنے کے لئے وہ نہایت خندہ پیشانی سے جانِ عزیز بھی جان آفرین کے سپرد کر دینے کے لئے آمادہ رہینگے۔

لیکن ظاہر ہے۔ کہ خواہ ہمارے نوجوانوں میں خدمت اسلام کا کتنا ہی جوش اور جماعت کے حقوق کے تحفظ کا کیسا ہی ولولہ ہو۔ جب تک وہ اپنی تنظیم نہیں کرتے۔ اور مذہبی و قومی خدمات کی بجا آوری کے لئے تربیت نہیں پاتے۔ اس وقت تک نہ تو نمایاں طور پر کوئی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور نہ کسی خاص ضرورت اور موقعہ کے متعلق اپنا فرض ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے چاہئے۔ کہ ہر مقام کے احمدی نوجوان اپنے ہاں نوجوانوں کی انجمنیں بنائیں۔ اور ان کی ایسی تربیت کریں۔ کہ ان کے وجود جماعت کے لئے ہر طرح قابل فخر ثابت ہوں۔ اگر ہر جگہ احمدی نوجوانوں کی انجمنیں قائم ہو جائیں۔ جو ہر ضرورت کے موقعہ پر صلاح و مشورہ تو اپنے بزرگوں سے لیں لیکن عملی پہلو پر خود کاربند ہوں۔ تو نہ صرف جماعت کے بہت سے کاموں میں بڑی سہولت اور آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ بلکہ ضرورت کے وقت خطرہ کا بھی عمدگی کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

آج کل بعض فتنہ پرداز اور مفسد عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلا رہے۔ اور شرمناک سے شرمناک افعال کرنے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ اور بعض مقامات پر احمدیوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا بھی گیا ہے۔ ایسے موقعہ پر احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہوں۔ اور فتنہ انگیزوں کو قطعاً موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ کسی اکیلے دکیلے احمدی پر جبر کر سکیں۔ اور اس کی جان و مال کو خطرہ میں ڈال سکیں۔

علاوہ ازیں احمدی نوجوانوں کی منظم پارٹی اپنے مقامی تبلیغی جلسوں کا انتظام کرنے اور انہیں کامیاب بنانے میں بہت امداد دے سکتی ہے۔ اسی طرح بیاہ شادی یا کسی اور جماعتی اجتماع کے موقعہ پر مفید خدمات سرانجام دے سکتی ہے۔

پس ہر جگہ کے احمدی نوجوانوں کو ایسا انتظام قائم کرنا چاہئے۔ کہ بوقت ضرورت اپنی خدمات پیش کر سکیں۔ اور قومی و مذہبی کاموں کا وہ حصہ جسے وہی عمدگی کے ساتھ سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور انہیں ہی سرانجام دینا چاہئے۔ اس کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مرکز سلسلہ میں نوجوانوں کی ایک انجمن قائم ہو چکی ہے۔ لاہور اور ملتان کے احمدی نوجوانوں نے بھی انصار اللہ کے نام سے انجمنیں بنائی ہیں۔ دیگر مقامات کے نوجوانوں کو بھی جلد بیدار ہونا چاہئے۔ اور کچھ کر کے دکھانا چاہئے :

شراب کی دوکانوں پر عورتوں کا پہرہ

اپنے مقصد میں گاندھی جی کے خلوص اور ایثار کے متعلق کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ لیکن باوجود اس کے کہنا پڑتا ہے۔ ان کی کئی باتیں بسا اوقات دوراندیشی اور معاملہ فہمی سے قطعاً معرا ہوتی ہیں۔ مثلاً انہوں نے اپنی تازہ مہم میں عورتوں کا یہ فرض مقرر کیا ہے۔ کہ وہ شراب کی دوکانوں پر پہرہ دیں۔ اور جو لوگ شراب خریدنے اور شراب پینے آئیں۔ ان کے لئے سدراہ بنیں۔ ظاہر ہے۔ شرابی نہ تو اعلےٰ اخلاق کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور نہ انہیں اپنے ہیجانہ جذبات پر قابو حاصل ہوتا ہے۔ اور خاصکر عورتوں کے متعلق ان کا رویہ نہایت شرمناک اور اخلاق کش ہوتا ہے۔ ایسے ہوا و ہوس کے بندوں کو ان کی ایک مرغوب چیز سے روکنے کے لئے عورتوں کو مقرر کرنا ہوشمندانہ فعل نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ عورتوں کو خواہ مخواہ اور جان بوجھکر خطرہ میں ڈالنا ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ گاندھی جی نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور باوجود ایک معزز خاتون شاردا مہتہ کے اس خطرہ کا احساس رکھتے ہوئے بھرے جلسہ میں عورتوں کی نمائندہ کی حیثیت میں گاندھی جی سے یہ کہنے کے۔ کہ "ہم پکٹ لگانے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ پروپیگنڈا کرنے کے لئے قطعی تیار ہیں"۔ انہوں نے نہ صرف اپنا حکم واپس نہ لیا۔ بلکہ جواب دیا۔ "تم پکٹنگ کو پسند کرتی ہو۔ لیکن خطرہ میں پڑنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ یہ نئی تحریک ہے۔ کچھ عرصہ بعد تمہارے دلوں میں

اس کی بھی جرأت پیدا ہو جائیگی " (تیج ۲۱ر اپریل)

یہ خطرہ جس میں گاندھی جی عورتوں کو شراب خانوں پر ان کا پہرہ مقرر کرکے اور شرابیوں کے مقابلہ میں کھڑا کرکے ڈالنا چاہتے ہیں۔ کوئی معمولی خطرہ نہیں۔ بلکہ عزت و آبرو اور شرم و حیا کو جو عورتوں کی سب سے قیمتی اور بیش بہا چیز ہے۔ خطرہ میں ڈالنا ہے۔ چنانچہ بعض مقامات پر ایسا ہو بھی رہا ہے۔ کہ شرابیوں نے پہرہ دار عورتوں سے بیہودہ ہنسی مذاق کیا۔

پس ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کہ اس نقصان رساں تحریک کو جس قدر جلد ممکن ہو روک دینا چاہئے۔ اور خواتین کی عزت و حرمت کو خطرہ میں ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ورنہ اس کے سخت خطرناک بلکہ شرمناک نتائج رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔

کشت و خون کا آغاز

سول نافرمانی کے لئے عوام کو ابھار کر خود گاندھی جی متعدد دفعہ نہایت تلخ تجربہ کر چکے۔ اور عدم تشدد کی تلقین کرتے کرتے بارہا بے گناہوں کے کشت و خون کا نظارہ دیکھ چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی آزمودہ را آزمودن پر تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کی تازہ مہم کے نتیجہ میں کراچی اور کلکتہ وغیرہ کے فسادات کے علاوہ چٹاگانگ میں ایک نہایت ہی خونین حادثہ رونما ہو چکا ہے۔ جو ایک باقاعدہ۔ منظم۔ اور عمدہ کی سوچی ہوئی سازش کا نتیجہ ہے۔ ایک بہت بڑے مسلح گروہ کا اسلحہ خانہ پر حملہ آور ہو کر اسے لوٹنا۔ جلانا۔ اور کئی انسانوں کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنانا کوئی معمولی حادثہ نہیں۔ ان حالات میں حکومت کا سخت سے سخت انسدادی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہو جانا قدرتی امر ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ اگر حالات اس وقت سے بھی زیادہ نازک ہو جائیں۔ جس کی ناگوار یاد ابھی تک اہل ہند کے دلوں سے محو نہیں ہوئی۔ گورنمنٹ کے مخالفین ابھی سے اس کی ذمہ واری گورنمنٹ پر ڈال رہے ہیں۔ لیکن دراصل اس کے ذمہ وار وہی لوگ ہونگے۔ جو مصالحت کے پرامن طریق چھوڑ کر ہنگامہ آرائی پر اتر آئے ہیں۔

مولوی محمد یعقوب صاحب کا اعلان

مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریزیڈنٹ اسمبلی نے یو۔پی مسلم کانفرنس بمبئی میں سول نافرمانی کی موجودہ تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کا مقصد اقلیتوں پر اکثریت کا تسلط قائم کرنا ہے۔ معلوم نہیں۔ گاندھی جی کے دل میں یہ خیال کیوں پیدا ہو گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی تائید و حمایت کے بغیر وہ سوراج حاصل کر سکتے ہیں۔ ہندو مہاسبھا کی ذہنیت جس نے ہندو قوم کے دماغوں پر تسلط بٹھا کر اب سیاسی

جامہ پہن لیا۔ یہاں تک کہ انڈین نیشنل کانگریس بھی اس کے اثر سے نہیں بچ سکی۔ وہ دل سے اس امر کی متمنی ہے۔ کہ موجودہ غیر ملکی حکومت کے ساتھ گذشتہ غیر ملکی حکومت کے وارثوں یعنی مسلمانوں کو بھی تباہ کر دیا جائے" (انقلاب ۲۰ر اپریل)

یہ بالکل درست ہے۔ اور کانگریسیوں کا ایک ایک قول اور فعل اس کی تصدیق کر رہا ہے مگر باوجود اس کے ایسے مسلمان بھی ہیں۔ جو مسلمانوں کو یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ اس وقت جبکہ ملک میں جنگ آزادی زوروں پر ہے۔ جملہ اختلافات کو بالائے طاق رکھکر اس میں کود پڑنا چاہئے۔ لیکن شکر ہے۔ کہ ایسی آوازیں صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہیں۔

مسلمانوں کو مشورہ

مولوی صاحب موصوف نے اس موقعہ پر مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ "وہ اپنے آپ کو منظم کریں۔ اور متفقہ طور پر اپنے مطالبات پیش کریں"

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان اپنے آپ کو منظم نہ کرینگے اور اپنے حقوق کے متعلق ہم آہنگی سے آواز نہ اٹھائیں گے اس وقت تک نہ ہندو ان کی کوئی پرواہ کرینگے۔ اور نہ گورنمنٹ ان کے مطالبات پر کان دھریگی۔ مسلمانان ہند کی کامیابی کا یہی ذریعہ ہے۔ کہ وہ متحد ہو جائیں۔ جو کام کریں۔ انتظام کے ساتھ کریں۔ یہی وہ اہم بات ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بار بار مسلمانوں کو سنا چکے ہیں۔ اور جب تک وہ دل کے کانوں سے اسے نہ سنیں گے۔ اور اس پر عمل نہ کرینگے۔ اس وقت تک کامیابی حاصل کرنا ناممکن رہیگی۔

فریدآباد کی مساجد بند

برادران وطن نے ایک طرف تو ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کو تنگ کرنا شروع کر رکھا ہے۔ اور ان کے چھوٹے بڑے سب اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کر رہے ہیں۔ ابھی چند ہی دن ہوئے ضلع گوڑگانواں کے ایک گاؤں کے مسلمانوں پر ہندوؤں نے اس لئے دھاوا بول دیا۔ کہ وہ کیوں گائے کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ اور جب حکام نے مفسدوں کے خلاف قانونی کارروائی کی۔ تو ہندو پریس میں طوفان بے تمیزی بپا کر دیا گیا۔ اب فریدآباد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آریوں کے ایک جلوس نے نماز عصر کے وقت کامل ایک گھنٹہ جامع مسجد کے آگے باجا اور سنکھ بجایا۔ اور مقامی حکام نے باوجود آریوں کی اس شرارت کے متعلق قبل از وقت اطلاع دینے کے کوئی انسداد نہ کیا۔ آخر مسلمانوں نے کوئی چارہ کار نہ دیکھکر اپنی مسجدیں مقفل کر دیں۔ اور ان کی کنجیاں بذریعہ پارسل کمشنر صاحب انبالہ کو بھیجدیں۔

یہ ظلم و ستم کی انتہا ہے۔ جو بیچارے مسلمانوں پر روا رکھا گیا۔ اور انہیں اس حد تک مجبور کیا گیا۔ کہ وہ اپنی مساجد مقفل کر دینے پر مجبور ہو گئے۔ کیا ان لوگوں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ ہندوستان کی حکومت حاصل کر لینے کے بعد مسلمانوں کو ایک لمحہ بھی زندہ رہنے دینگے۔

ہم ذمہ وار افسران بالا کو پرزور الفاظ میں توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ہر ایک قوم کے مسلمہ حقوق کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کریں اور شور و غوغا سے متاثر ہو کر قلیل التعداد لوگوں کو نذر تغافل نہ ہونے دیں۔

گاندھی جی کے رضاکاروں کی علیحدگی

معلوم ہوتا ہے۔ گاندھی جی کے والنٹیر جو گھر سے یہ عہد کر کے نکلے تھے۔ کہ مکمل آزادی حاصل کئے بغیر واپس نہ آئینگے۔ ان میں سے کئی ایک اکتا کر ان سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ "نوساری میں ۱۷ر اپریل گاندھی جی نے جب ایک جلسہ میں کہا۔ کہ جو رضاکار جنگ آزادی سے بیزار ہو گئے ہیں۔ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ تو ۹ رضاکاروں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ اور بہت سے آدمیوں نے کہا۔ ہم نے صرف قانون نمک کی مہم کے لئے عہد کیا تھا۔ ہم حصول سوراج تک جنگ جاری نہیں رکھ سکتے۔ یہ کہکر ۴۸ رضاکار اور علیحدہ ہو گئے" (انقلاب ۲۳ر اپریل)

دراصل گاندھی جی کا طریق عمل ہی ایسا ہے۔ جو سخت دھکا دینے والا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یا تو یہ ہوتا ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے کے لئے بڑے جوش و خروش سے آگے بڑھنے والے مایوس ہو کر پیچھے ہٹنے لگتے ہیں۔ یا پھر کامیابی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے تشدد پر اتر آتے ہیں اور گاندھی جی کی تازہ مہم سے یہ دونوں باتیں پوری ہو رہی ہیں۔

نقص نہیں خوبی ہے

"ملاپ" ۱۹ر اپریل سکھوں کے نہایت باوقار اور باثر لیڈر سردار کھڑک سنگھ صاحب کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ان جیسا دیش بھگت نڈر۔ بہادر۔ تکلیف برداشت کرنیوالا قربانی کا پتلا اس وقت پنجاب بھر میں شاید ہی کوئی اور ہو۔ صرف ایک نقص ان میں ضرور ہے۔ اور وہ یہ کہ بھی کو چھوڑ سوراجیہ تو کیا سوورگ لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں"

قرآن کریم کے حروف مقطعات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ نکات

گذشتہ سے پیوستہ سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک ماہ مسلسل قرآن کریم کا درس دیا تھا۔ اور جس میں بیرونی جماعتوں کے بہت سے اصحاب بھی شریک ہوئے تھے۔ وہ کتابی شکل میں چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ اور امید ہے۔ بہت جلد ایک ضخیم جلد آٹھ سو سے ہزار صفحہ تک کی شائع ہو جائے گی۔ احباب کو ابھی سے خریداری کی درخواستیں معہ رعایتی پیشگی قیمت پانچ روپے پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کو بھیج دینی چاہئیے ۔

یہ تفسیر القرآن جس قدر تحقیق و تدقیق اور حقائق و معارف پر مشتمل ہو گی۔ اس کا اندازہ لگانے کیلئے اس بحر ناپید کنار میں سے ایک قطرہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو حروف مقطعات کی تشریح اور توضیح کے متعلق ہے۔ اس نہایت مشکل اور بے حد کٹھن امر کو جس قدر آسان اور عام فہم بنا دیا گیا ہے۔ وہ ذیل کے مضمون سے ظاہر ہے ۔ (ایڈیٹر)

حروف مقطعات کے راز

حروف مقطعات اپنے اندر بہت سے راز رکھتے ہیں۔ انہیں بعض راز بعض ایسے افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جن کا قرآن کریم سے ایسا گہرا تعلق ہے۔ کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں ہونا چاہئے لیکن اس کے علاوہ یہ الفاظ قرآن کریم کے بعض مضامین کے لئے قفل کا بھی کام دیتے ہیں۔ کوئی پہلے ان کو کھولے۔ تب ان مضامین تک پہونچ سکتا ہے۔ جس جس حد تک ان کے معنوں کو سمجھا جائے اسی حد تک قرآن کریم کا مطلب کھلتا جائے گا ۔

مقطعات میں تبدیلی کی وجہ

میری تحقیق یہ بتاتی ہے۔ کہ جب حروف مقطعات بدلتے ہیں۔ تو مضمون قرآن جدید ہو جاتا ہے۔ اور جب کسی سورت کے پہلے حروف مقطعات استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو جس قدر سورتیں اس کے بعد ایسی آتی ہیں۔ جن کے پہلے مقطعات نہیں ہوتے۔ ان میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے۔ اسی طرح جن سورتوں میں وہی حروف مقطعات دہرائے جاتے ہیں۔ وہ ساری سورتیں مضمون کے لحاظ سے ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہوتی ہیں ۔

الٓمّٓ سے شروع ہونے والی سورتیں

میں بتا چکا ہوں۔ کہ میری تحقیق میں سورہ بقرہ سے لے کر سورہ توبہ تک ایک ہی مضمون ہے۔ یہ سب سورتیں الٓمّٓ سے تعلق رکھتی ہیں۔ سورہ بقرہ الٓمّٓ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر سورہ آل عمران بھی الٓمّٓ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر سورہ نساء۔ سورہ مائدہ اور سورہ انعام حروف مقطعات سے خالی ہیں۔ اور اس طرح گویا پہلی سورتوں کے تابع ہیں۔ جن کی ابتدا الٓمّٓ سے ہوئی ہے

ان کے بعد سورہ اعراف الٓمّٓصٓ سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں بھی وہی الٓمّٓ موجود ہے۔ ہاں حرف صٓ کی زیادتی ہوئی ہے۔ اس کے بعد سورہ انفال اور براءۃ حروف مقطعات سے خالی ہیں۔ پس سورہ براءۃ تک الٓمّٓ کا مضمون چلتا ہے۔ سورہ اعراف میں جو صٓ بڑھایا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ حرف تصدیق کی طرف لے جاتا ہے۔ سورہ اعراف۔ انفال اور توبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی اور اسلام کی ترقی کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورہ اعراف میں اصولی طور پر اور انفال اور توبہ میں تفصیلی طور پر تصدیق کی بحث ہے۔ اس لئے وہاں صٓ کو بڑھا دیا گیا ہے ۔

الٓرٰ سے شروع ہونے والی سورتیں

سورہ یونس سے الٓمّٓ کی بجائے الٓرٰ شروع ہو گیا ہے۔ الٓ تو وہی رہا اور مٓ کو بدل کر رٰ کر دیا۔ پس یہاں مضمون بدل گیا۔ اور فرق یہ ہوا۔ کہ بقرہ سے لے کر توبہ تک تو علمی نقطہ نگاہ سے بحث کی گئی تھی۔ اور سورہ یونس سے لے کر سورہ کہف تک واقعات کی بحث کی گئی ہے۔ اور واقعات کے نتائج پر بحث کو منحصر رکھا گیا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ الٓرٰ یعنی انا اللہ اریٰ میں اللہ ہوں۔ جو سب کچھ دیکھتا ہوں۔ اور تمام دنیا کی تاریخوں پر نظر رکھتے ہوئے اس کلام کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ غرض ان سورتوں میں رؤیت کی صفت پر زیادہ بحث کی گئی ہے۔ اور پہلی سورتوں میں علم کی صفت پر زیادہ بحث تھی ۔

حروف مقطعات کی ترتیب

میں فی الحال اس جگہ اختصاراً اتنی بات کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ حروف مقطعات کے متعلق بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ بے معنی ہیں۔ اور انہیں یونہی رکھ دیا گیا ہے۔ مگر ان لوگوں کی تردید خود حروف مقطعات ہی کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب ہم تمام قرآن پر ایک نظر ڈال کر یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کہاں کہاں حروف مقطعات استعمال ہوئے ہیں۔ تو ان میں ایک ترتیب نظر آتی ہے۔ سورہ بقرہ الٓمّٓ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر سورہ آل عمران الٓمّٓ سے شروع ہوتی ہے۔ پھر سورہ نساء۔ سورہ مائدہ۔ سورہ انعام حروف مقطعات سے خالی ہیں۔ پھر سورہ اعراف الٓمّٓصٓ سے شروع ہوتی ہے۔ اور سورہ انفال اور براءۃ خالی ہیں۔ ان کے بعد سورہ یونس۔ سورہ ہود۔ سورہ یوسف الٓرٰ سے شروع ہوتی ہیں۔ اور سورہ رعد میں مٓ بڑھا کر الٓمّٓرٰ کر دیا گیا ہے۔ لیکن جہاں الٓمّٓصٓ میں صٓ آخر میں رکھا۔ یہاں مٓ کو رٰ سے پہلے رکھا گیا ہے۔ حالانکہ اگر کسی مقصد کو مدنظر رکھے بغیر زیادتی کی جاتی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ میم کو جو زائد کیا گیا تھا۔ را کے بعد رکھا جاتا۔ میم کو الٓرٰ کے درمیان رکھ دینا بتاتا ہے۔ کہ ان حروف کے کوئی خاص معنی ہیں۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پہلے الٓمّٓ کی سورتیں ہیں۔ اور اس کے بعد الٓرٰ کی۔ تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مضمون کے لحاظ سے میم کو را پر تقدم حاصل ہے۔ اور سورہ رعد میں میم اور را جب اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ تو میم کو را سے پہلے رکھنا اس امر کو بالکل واضح کر دیتا ہے۔ کہ یہ سب حروف خاص معنی رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان حروف کو جو معنی تقدم رکھتے ہیں۔ ہمیشہ مقدم ہی رکھا جاتا ہے۔ سورہ رعد کے بعد ابراہیم اور حجر میں الٓرٰ استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن نحل بنی اسرائیل اور کہف میں مقطعات استعمال نہیں ہوئے اور یہ سورتیں گویا پہلی سورتوں کے مضامین کے تابع ہیں۔ ان کے بعد سورہ مریم ہے۔ جس میں کٓھٰیٰعٓصٓ کے حروف استعمال کئے گئے ہیں۔ سورہ مریم کے بعد طٰہٰ ہے۔ اور اس میں طا ہ کے حروف استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد انبیاء۔ حج۔ مؤمنون۔ نور اور فرقان میں حروف مقطعات چھوڑ دئے گئے ہیں۔ گویا یہ سورتیں طٰہٰ کے تابع ہیں۔ آگے سورہ شعراء طٰسٓمّٓ سے شروع کی گئی ہے۔ گویا طاء کو قائم رکھا گیا ہے۔ اور ھاء کی جگہ سین اور میم لائے گئے ہیں۔ اس کے بعد سورہ نمل ہے۔ جو طٰسٓ سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں سے میم اڑا دیا گیا ہے اور طاء اور سین قائم رکھے گئے ہیں اس کے بعد سورہ قصص کی ابتدا پھر طٰسٓمّٓ سے کی گئی ہے گویا میم کے مضمون کو پھر شامل کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد سورہ عنکبوت کو پھر الٓمّٓ سے شروع کیا گیا ہے۔ اور دوبارہ علم الٰہی کے مضمون کو نئے پیرایہ اور نئی ضرورت کے ماتحت شروع کیا گیا ہے۔ (اگرچہ میں ترتیب پر اس وقت بحث نہیں کر رہا۔ لیکن

اگر کوئی کہے۔ کہ الٓمّٓ دوبارہ کیوں لایا گیا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سورہ بقرہ سے الٓمّٓ کے مخاطب کفار تھے۔ اور یہاں سے الٓمّٓ کے مخاطب مومن ہیں) سورہ عنکبوت کے بعد سورہ روم سورہ لقمان۔ اور سورہ سجدہ کو بھی الٓمّٓ سے شروع کیا گیا ہے ان کے بعد سورہ احزاب۔ سبا۔ فاطر بغیر مقطعات کے ہیں۔ اور گویا پہلی سورتوں کے تابع ہیں۔ ان کے بعد سورہ یٰسٓ ہے جس کو یا۔ سن کے حروف سے شروع کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سورہ صافات بغیر مقطعات کے ہے۔ اس کے بعد سورہ صٓ حرف ص سے شروع کی گئی ہے۔ پھر سورہ زمر حروف مقطعات سے خالی اور پہلی سورۃ کے تابع ہے۔ اس کے بعد سورہ مومن حٰمٓ سے شروع کی گئی ہے۔ اس کے بعد سورہ حٰمٓ سجدہ کو بھی حٰمٓ سے شروع کیا گیا ہے۔ پھر سورہ شوریٰ کو بھی حٰمٓ سے شروع کیا گیا ہے۔ لیکن ساتھ حروف عٓسٓقٓ بڑھائے گئے ہیں۔ اس کے بعد سورہ زخرف ہے۔ اس میں بھی حٰمٓ کے حروف ہی استعمال کئے گئے ہیں۔ پھر سورہ دخان۔ جاثیہ اور احقاف بھی حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔ ان کے بعد سورہ محمدؐ۔ فتح اور حجرات بغیر مقطعات کے ہیں۔ اور پہلی سورتوں کے تابع ہیں۔ سورہ قٓ حرف قاف سے شروع ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کے آخر تک ایک ہی مضمون چلا جاتا ہے ؛

یہ ترتیب بتا رہی ہے۔ کہ یہ حروف یونہی نہیں رکھے گئے پہلے الٓمّٓ آتا ہے۔ پھر الٓمّٓصٓ آتا ہے۔ جس میں صٓ کی زیادتی کی جاتی ہے۔ پھر الٓرٰ آتا ہے۔ اور پھر الٓمّٓرٰ آتا ہے۔ کہ جس میں میم کی زیادتی کی جاتی ہے۔ پھر کٓھٰیٰعٓصٓ آتا ہے۔ جس میں ص پر چار اور حروف کی زیادتی ہے۔ پھر طٰہٰ لایا جاتا ہے اور پھر اس میں کچھ تبدیلی کرکے طٰسٓمّٓ کر دیا جاتا ہے۔ یہ ایک ہی قسم کے الفاظ کا متواتر لانا اور بعض کو بعض جگہ بدل دینا بعض جگہ اور رکھ دینا بتاتا ہے۔ کہ خواہ یہ حروف کسی کی سمجھ میں آئیں۔ یا نہ آئیں۔ جس نے انہیں رکھا ہے۔ کسی مطلب کے لئے ہی رکھا ہے۔ اگر یوں ہی رکھے جاتے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ کہیں ان کو بدل دیا جاتا۔ کہیں زائد کر دیا جاتا۔ کہیں کم کر دیا جاتا ؛

مقطعات کی دلالت کا اعتراف مخالفین اسلام کی طرف سے

علاوہ مذکورہ بالا دلائل کے خود مخالفین اسلام کے ہی ایک استدلال سے یہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ مقطعات کچھ معنی رکھتے ہیں۔ مخالفین اسلام کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب ان کی لمبائی اور چھوٹائی کے سبب سے ہے۔ اب اگر یہ صحیح ہے۔ تو کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ سورتیں اپنی لمبائی اور چھوٹائی کے سبب سے آگے پیچھے رکھی گئی ہیں۔ ایک قسم کے حروف مقطعات اکٹھے آتے ہیں۔ الٓمّٓ کی سورتیں اکٹھی آگئی ہیں۔ الٓرٰ کی اکٹھی۔ طٰہٰ اور اس کے مشترکات کی اکٹھی۔ پھر الٓمّٓ کی اکٹھی۔ حٰمٓ کی اکٹھی۔ اگر سورتیں ان کے حجم کے مطابق رکھی گئی ہیں۔ تو کیا یہ عجیب بات نہیں معلوم ہوتی کہ حروف مقطعات ایک خاص حجم پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر صرف یہی تسلیم کیا جائے۔ تب اس کے معنی یہ ہونگے۔ کہ حروف مقطعات کے کچھ معنی ہیں۔ خواہ یہی معنے ہوں۔ کہ وہ سورت کی لمبائی اور چھوٹائی پر دلالت کرتے ہیں۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ ایک قسم کے حروف مقطعات کی سورتوں کا ایک جگہ پر جمع ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ ان کے معنوں میں اشتراک ہے۔ اور یہ حروف سورتوں کے لئے بطور کنجیوں کے ہیں ؛

حروف مقطعات کے معانی کا استنباط

میرے نزدیک حروف مقطعات کے معنوں کے لئے ہمیں قرآن کریم ہی کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ پہلی سورتوں میں الٓمّٓ آیا تھا۔ چنانچہ سورہ بقرہ کے پہلے یہی حروف تھے۔ اور ان کے بعد ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ ھدًی للمتقین کا جملہ تھا۔ اس کے بعد آل عمران میں الٓمّٓ آیا۔ جس کے بعد اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم نزل علیک الکتٰب بالحق آیا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حق اور لاریب کے دراصل ایک ہی معنی ہیں۔ پس بقرہ میں بھی الٓمّٓ کے بعد ایسی کتاب کا ذکر تھا۔ جس میں ریب نہ ہو۔ اور اس جگہ بھی۔ پھر اعراف میں الٓمّٓصٓ آیا۔ اور اس کے بعد کتاب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ لتنذر بہٖ وذکرٰی للمؤمنین کی آیت رکھی گئی۔ گویا یہاں بھی لاریب فیہ والی کتاب کا ذکر ہے۔ کیونکہ فلا یکن فی صدرک حرج۔ لاریب فیہ کتاب پر ہی دلالت کرتا ہے۔ ان ابتدائی سورتوں کے بعد وقفہ دے کر عنکبوت الٓمّٓ سے شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔ ان آیات میں بھی ایک یقینی کتاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ امتحان شک اور ریب کے دور کرنے پر ہی دلالت کرتا ہے۔ پس اس سورت میں بھی وہی مضمون ہے۔ جو سورہ بقرہ وغیرہ میں تھا۔ مگر بقرہ میں انسان بحیثیت مجموعی مخاطب تھے۔ اور یہاں مومنوں سے کہا گیا ہے۔ کہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ابھی شک تمہارے دلوں میں باقی ہو۔ اور ہم تم سے معاملہ کاملین والا شروع کر دیں۔ سورہ روم میں بھی یہی مضمون ہے۔ گو بہت باریک ہو گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ خدا تعالیٰ کا کلام روم کے متعلق نازل ہوا ہے۔ اور وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ گویا بجائے سب کتاب کی طرف اشارہ کرنے کے ایک خاص حصہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس کے یقینی ہونے پر زور دیا ہے جیسا کہ من اور بن کے حروف سے ظاہر ہے ؛

سورہ روم کے بعد سورہ لقمان الٓمّٓ سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں فرماتا ہے۔ الٓمّٓ۔ تلک اٰیٰت الکتٰب الحکیم ھدًی ورحمۃ للمحسنین الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰئک علٰی ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون اس سورۃ میں بھی حکیم کا لفظ استعمال کرکے ایک یقینی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور گویا بقرہ کے ابتدائی مضمون کو دہرایا گیا ہے۔ اس کے بعد سورہ سجدہ ہے۔ اس میں آتا ہے الٓمّٓ تنزیل الکتٰب لاریب فیہ من رب العٰلمین۔ یہاں بھی ایک بے ریب کتاب کا ذکر ہے۔ پس ان سب آیات سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں الٓمّٓ آتا ہے۔ اس کے بعد ایک خاص مضمون آتا ہے۔ اور ایک یقینی علم کے نزول کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اب اس امر کی موجودگی میں کس طرح سمجھ لیا جائے۔ کہ یہ الفاظ یونہی رکھ دیئے گئے ہیں۔ پس حق یہی ہے۔ کہ الٓمّٓ کے حروف ازالہ شک اور یقین پر دلالت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور وہ چیز جس سے شک دور ہوتا اور یقین پیدا ہوتا ہے۔ کامل علم ہی ہوتا ہے۔ پس الٓمّٓ کے یہی معنی ہیں۔ کہ انا اللہ اعلم میں اللہ ہوں۔ جو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ پس اگر شک کو دور کرنا اور یقین حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو میرے کلام کی طرف توجہ کرو۔ اور میری کتاب کو پڑھو ؛

اب میں الٓرٰ کو لیتا ہوں۔ ان حروف سے جو سورتیں شروع ہوتی ہیں۔ اگر ان پر غور کیا جائے۔ تو وہ بھی ایک ہی مضمون سے شروع ہوتی ہیں۔ سورہ یونس میں آتا ہے۔ الٓرٰ۔ تلک اٰیٰت الکتٰب الحکیم اکان للناس عجبا ان اوحینا الٰی رجل منھم ان انذر الناس وبشر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم قال الکٰفرون ان ھٰذا لساحر مبین۔ پھر سورہ ہود میں آتا ہے۔ الٓرٰ۔ کتٰب احکمت اٰیٰتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر الا تعبدوا الا اللہ اننی لکم منہ نذیر وبشیر وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا الٰی اجل مسمًّی ویؤت کل ذی فضل فضلہ وان تولوا فانی اخاف علیکم عذاب یوم کبیر۔ پھر سورہ یوسف میں آتا ہے۔ الٓرٰ۔ تلک اٰیٰت الکتٰب المبین انا انزلنٰہ قرءٰنا عربیا لعلکم تعقلون۔ نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھٰذا القرءٰن وان کنت من قبلہ لمن الغٰفلین۔ پھر سورہ رعد میں آتا ہے ؛

الٓمّٓرٰ۔ تلک اٰیٰت الکتٰب والذی انزل الیک من ربک الحق ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ٥ اللّٰہ الذی رفع السمٰوٰت بغیر عمدٍ ترونہا ثم استوٰی علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمًّی یدبّر الامر یفصّل الاٰیٰت لعلکم بلقاء ربکم توقنون۔ یہاں تیم کا بھی اور راء کا بھی مضمون آگیا۔ پھر سورۂ ابراہیم میں آتا ہے۔ الٓرٰ۔ کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللّٰہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وویل للکافرین من عذاب شدید۔ پھر سورۂ حجر میں آتا ہے۔ الٓرٰ تلک اٰیٰت الکتاب وقراٰن مبین۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ وما اھلکنا من قریۃ الا ولھا کتاب معلوم۔ ما تسبق من امۃ اجلہا وما یستاخرون ان سب مقامات پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں دو مضامین پر زور دیا گیا ہے۔ ایک پرانی تاریخ پر جس میں سے خاص طور پر شریروں کو سزا ملنے کے مضمون کو منتخب کر لیا گیا ہے اور دوسرے پیدائش عالم کے مضمون پر سورۂ یونس میں استفہام انکاری کے استعمال سے بتایا گیا ہے۔ کہ نذیر و بشیر انبیا ہمیشہ ہی آتے رہے ہیں۔ سورۂ ہود میں اول تو یہ قاعدہ بتایا ہے۔ کہ کوئی قوم ایک ہی حالت پر قائم نہیں رہتی۔ بلکہ ایک دائرہ کے اندر چکر لگاتی ہے۔ اور پیدائش عالم کا ذکر کر کے بتایا۔ کہ دنیا کی ترقی قانون ارتقاء کے ماتحت ہے۔ اس کے بعد سورۂ یوسف میں صاف الفاظ میں تاریخ عالم کی طرف اشارہ کیا ہے۔ سورۂ رعد میں چونکہ میم زائد تھا۔ اس میں الٓمّٓ اور الٓرٰ دونوں مضمونوں کو جمع کر دیا ہے۔ اور پہلے تو میم کی مناسبت سے ایک یقینی کلام کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس کے بعد پیدائش عالم کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سورہ ابراہیم میں پھر قانونِ قدرت کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسے دیکھو اس میں تمہیں ایک بیدار آقا کا ہاتھ نظر آئیگا۔ سورہ حجر میں پھر پچھلی تاریخ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ واقعات اور قانون کا تعلق دیکھنے سے ہے۔ حقیقت تک وہی پہنچ سکتا ہے جس کی آنکھوں کے سامنے کوئی قانون ظاہر ہو رہا ہو۔ پس ان سورتوں کا رؤیت کے ساتھ تعلق ہے۔ اور الٓرٰ میں بھی دعوٰی کیا گیا ہے۔ کہ میں اللہ دیکھتا ہوں۔ نہ تو پرانی تاریخ میری نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور نہ قانونِ قدرت کا اجرا۔ یا پیدائش عالم میری نگہ سے مخفی ہے پس رؤیت سے تعلق رکھنے والے امور میں بھی میری ہی ہدایت کافی ہو سکتی ہے۔

ایک اور بات بھی حروفِ مقطعات کے متعلق یاد رکھنی چاہیئے کہ گو حروفِ مقطعات کے مضامین حروف کے اختلاف سے بدلتے

بلادِ عربیہ میں تبلیغ مسیحی کا مقابلہ

اخبار بین اصحاب سے مخفی نہیں۔ کہ مسیحی منّاد دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کچھ مدت سے عربی ممالک میں بھی پہنچ چکے ہیں۔ میں اپنی عینی شہادت کی بناء پر یقین دلاتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کی ایک جماعت عیسائیت میں داخل ہو چکی ہے جن میں سے بعض علماء بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ عیسائی ہوتے ہیں۔ وہ دنیوی منافع کی خاطر ہوتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ اگر اس بات کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی ہم قومی غفلت کے جرم سے بری قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اِس لئے کہ انکا دنیوی اغراض کے لئے اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنا اس بات کی کافی دلیل ہے۔ کہ ان کے قلوب ایمان سے خالی ہیں۔ اور اسلام کی صداقت پر انہیں یقین نہیں ہے۔

مصر میں جا بجا تبلیغی مشن موجود ہیں۔ اور ایک خاص نظام کے ماتحت وہ مسلمانوں کو مسیحی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکن مشن کے انچارج نے کہا۔ تقریباً دو سو مسلم مسیحی ہو چکے ہیں جو شخص ان بلاد کا بغور ملاحظہ کریگا۔ وہ اسی نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ تبلیغ مسیحی کا مسلمانوں کی طرف سے بالمثل مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ ازہر کے ایک استاد سے دوران گفتگو میں مینے دریافت کیا۔ کہ پادریوں نے اسلام کے خلاف بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا۔ ہم تو وہ کتابیں ہی نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا آپ پڑھتے نہیں۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ دین سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ عیسائی نہ بھی ہوں تو بھی وہ دین سے دور جا پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملحدین کی جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ کہنے لگے۔ علماء کے پاس قوت تنفیذیہ نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ قوت تنفیذیہ سے آپ کی کیا مراد ہے۔ فرمانے لگے۔ اگر علماء کے پاس قوت تنفیذ ادامر ہو تو پھر بھلا کوئی مرتد ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کو فوراً قتل کر دیا جائے۔ میں نے کہا۔ قرآن مجید میں تو تبلیغ و وعظ کا ارشاد ہے۔ قتل کا تو کہیں حکم نہیں۔ نیز اس وقت تقریباً تمام عالم پر مسیحی حکمران ہیں۔ اگر وہ بھی قتل مرتد کا حکم نافذ کرنا چاہیں۔ تو انہیں بھی اس امر کا حق ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہم کسی مسیحی کو اسلام میں داخل نہ کر سکیں گے۔

غرض کہ مسلمان ابھی تک تبلیغ مسیحی کی طرف سے غافل ہیں۔ اور اس کا مقابلہ کرنیکے لئے تیار نہیں ہوئے۔ ہم نے تبلیغ مسیحی کا مقابلہ شروع کر رکھا ہے۔ اور انکے مقابلہ میں کتب بھی حسب استطاعت شائع کی ہیں۔ اور مباحثات بھی کئے ہیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ دو نوجوان جو بپتسمہ لے چکے تھے۔ پھر اسلام کی طرف واپس آئے۔ اب وہ خود ان کے محلوں میں جا کر ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور فلسطین میں بھی ایک مسیحی اسلام میں داخل ہوا ہے۔ اب میں چند نوجوانوں کو پادریوں کے مقابلہ کے لئے تیار کر رہا ہوں ؛

آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو خادم اسلام بنائے۔ اور اپنے دین کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ کامل عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس احمدی (از قاہرہ)

مفید ٹریکٹوں کا سلسلہ

"اسلامی دنیا میں ایک نئے فتنہ کا ظہور" کے عنوان سے حکیم محمد یعقوب صاحب ہاشمی سکرٹری انجمن انصار الاسلام امرتسر چھوٹے چھوٹے رسائل اور ٹریکٹ سلسلہ وار شائع کر رہے ہیں۔ اسوقت تک پانچ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں نہایت عمدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ کہ قرآن مجید کی اکملیت کے باوجود احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہماری دینی رہنمائی کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ علاوہ بریں ماسٹر احمد دین صاحب چکڑالوی امرتسر کے عقائد کی بھی تردید کی گئی ہے۔ ماسٹر صاحب کے اکثر خیالات مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے اتباع میں رسالہ "البلاغ" امرتسر میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان ٹریکٹوں میں حکیم صاحب نے ان کے ابطال میں بہت سی مفید اور قابل قدر باتیں لکھیں ہیں جن کا مطالعہ مسلمانوں کے لئے ازحد مفید ہے۔ چکڑالوی گروہ احادیث کا منکر ہے اور اسوجہ سے بعض اوقات اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی جہالت اور ناواقفیت کے باعث نہایت ہی نا واجبی اعتراضات کر بیٹھتا ہے۔ دراصل یہ سب الحاد اور دہریت کی تیز آندھیوں کا نتیجہ ہے جس نے شجر اسلام کو متزلزل کر رکھا ہے مسلمانوں کے اندر افراط و تفریط کا دور دورہ ہے۔ ایک فریق تو احادیث کو قرآن مجید پر قاضی ٹھہراتا ہے اور دوسرا یعنی یہ فرقہ چکڑالویہ سرے سے احادیث کا منکر بن بیٹھا ہے۔ ہم اس بارے میں ناظرین کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ریویو کی جانب منعطف کراتے ہیں۔ جو حضور نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سردار اہلحدیث اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مناظرہ پر قلم بند فرمایا ہے ؛

محمدی بیگم والی پیشگوئی اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے دو بم

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مضمون بعنوان "آسمانی نکاح پر نظر" شائع کیا ہے۔ جسے پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حق کی مخالفت سے عقل و فکر کا مادہ کس طرح انسان سے سلب ہو جاتا ہے اور کس طرح "سفید گیسو بڑھیا" کی طرح انسان قدرت کی مخالفت کے لئے ایڑیاں رگڑتا ہے۔ سالانہ جلسہ ۱۹۲۹ء پر میری تقریر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اعتراضات کے جواب" پر ہوئی۔ اور اس کا ملخص اخبار الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔ جس میں محمدی بیگم والی پیشگوئی پر مفصل بحث کی گئی۔ اور بتایا گیا کہ اس پیشگوئی کے علی الترتیب تین بڑے حصے تھے۔ احمد بیگ کی موت۔ سلطان محمد کی موت۔ محمدی بیگم کا نکاح۔ جب تک اول الذکر دو موتیں واقع نہ ہولیں۔ نکاح کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ آخری مرحلہ اور داماد احمد بیگ کی موت کے بعد کا واقعہ ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان اجزاء اور اس ترتیب پر کوئی اعتراض نہیں اور ہو بھی کیونکر سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود لکھ چکے ہیں۔

"ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیشگوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے" (رسالہ نکاح مرزا صفحہ ۳)

ہاں آپ نے بزعم خویش ہمارے جواب کو "قادیانی عمارت کے نیچے دو بم" سے تعبیر کرتے ہوئے اپنی پریشانی یوں ظاہر فرمائی ہے۔ ہم آپ کا سارا بیان انکے الفاظ میں ہی درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔

"پس اب بات یہاں آکر ٹھیری کہ مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی چونکہ مرا نہیں۔ اس لئے نکاح نہیں ہوا۔ ہم بھی اس جواب کی داد دیتے ہیں۔ کیونکہ اس جواب سے حقیقۃً قادیانی عمارت کے نیچے ایک بم نہیں دو بم رکھے گئے ہیں۔ سنیئے مرزا صاحب قادیانی مرزا سلطان محمد کی حیات کی مدت اگست ۱۸۹۲ء تک بتاتے ہیں۔ اس کے بعد سلطان محمد کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر وہ ابتک زندہ ہے۔ دوسرا بم اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ مرزا صاحب قادیانی ہاں مہدی قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی۔ اور میری موت آجائے گی۔ (کتاب انجام آتھم صفحہ ۳۱)

ناظرین! للہ غور فرمائیں۔ اس عبارت میں مرزا سلطان محمد کی موت کو اپنی زندگی میں تقدیر مبرم کہنے والے آج دنیا میں نہیں ہیں۔ اور مرزا سلطان محمد باوجود جنگ عظیم میں گولی لگنے کے آج تک بخیر و عافیت زندہ ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کو خدا نے مرزا صاحب قادیانی کی ان دو پیشگوئیوں کے مطابق کیوں نہ مارا" (اہلحدیث ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء)

موسم کی بات ہے۔ آجکل حوادث بم کے باعث مولوی صاحب کو بھی ہر جگہ بم ہی نظر آرہے ہیں۔ آپ نے سطور بالا میں جس سب سے وزن دار "اعتراض" کو بم قرار دیا ہے۔ ہم اس کا مفصل جواب اپنی تقریر میں دے چکے ہیں۔ جو الفضل ۱۰ جنوری میں شائع ہؤا ہے۔ مگر آپ کو تو اعتراض سے مطلب ہے۔

سلطان محمد کی موت

خلاصہ اعتراض جسے بم یا شتائی توپ کا گولہ کہا جا سکتا ہے صرف اسی قدر ہے۔ کہ سلطان محمد کیوں نہ مرا۔ اگست ۱۸۹۲ء کے بعد اسے زندہ رہنے کی اجازت نہ تھی۔ سو اسکا جواب جو بارہا ہماری طرف سے دیا گیا۔ اور مخالفین کو اس کے سامنے سوائے خاموشی کوئی چارہ نہ ہؤا۔ وہ یہ ہے۔ کہ الہام میں توبہ کی شرط تھی۔ (تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء) ہلاکت اور موت عدم توبہ اور گستاخی پر موقوف تھی۔ اور ان لوگوں کے لئے تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے دعویٰ الہام میں "مکار اور دروغگو" خیال کرتے تھے۔ لیکن احمد بیگ کی مقررہ موت نے اس کے داماد پر ہیبت ناک خوف طاری کر دیا۔ اور اس نے رجوع کیا۔ لہٰذا یہ پیشگوئی منہاج نبوۃ کی رُو سے پوری ہو گئی۔

پہلا بم

مولوی صاحب کا پہلا بم یہ ہے۔ کہ اگست ۱۸۹۲ء کے بعد سلطان محمد کو زندہ نہیں رہنا چاہیئے تھا۔ لیکن جب یہ مفصل بتا دیا گیا۔ کہ پیشگوئی شرطی ہے۔ ملہم اس کو شرطی قرار دیتا ہے۔ الفاظ صاف ہیں۔ اور یوں بھی اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ سب وعیدی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں۔ چنانچہ امام فخرالدین رازیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"وعندی جمیع الوعیدات مشروطة بعدم العفو فلا یلزم من ترکه دخول الکذب فی کلام اللہ تعالیٰ" (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۶۰۹ مطبوعہ مصر)

پھر علامہ ابوالفضل تحریر کرتے ہیں۔

"ان آیات الوعد مطلقة وآیات الوعید وان وردت مطلقة لکنها مقیدة بقید حذف هاهنا مزید التخویف" (روح المعانی جلد ۱ صفحہ ۱۹۰)

بایں ہمہ مولوی صاحب کا ایسی رٹ لگاتے رہنا کہاں تک درست ہے۔ بے شک سلطان محمد اس عرصہ میں لقمہ اجل ہو چکا ہوتا بشرطیکہ وہ اُس طریق پر مصر رہتا۔ جو بنا پیشگوئی تھا۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو مکار اور دروغگو کہتا۔ اور جس طرح اس کا خسر موت کے گھاٹ اُترا۔ وہ بھی اُتر جاتا۔ مگر جب اس نے رجوع کر لیا۔ اور ان لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو دعا کے لئے بصد خشوع خطوط لکھے۔ تو پھر کس طرح مخالف شرط الہام وہ موت کا شکار ہو جاتا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب کا یہ بم بالکل نقلی ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ آپ بم بنانا جانتے بھی نہیں۔ ایسے "نئے کاریگر" ہی بسا اوقات خود بم کی زد میں آجاتے ہیں۔

دوسرا بم

جناب نے دوسرا بم انجام آتھم صفحہ ۳۱ حاشیہ کی عبارت کو قرار دیا ہے۔ اور سلطان محمد کی زندگی کو دلیل کذب بتایا ہے۔ مولوی صاحب نے اس بم کی ساخت میں نہایت جلد بازی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اس حاشیہ کی مسلسل عبارت میں جہاں نفس پیشگوئی کو تقدیر مبرم قرار دیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔

"فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں"

پھر فرمایا "ضرور ہے۔ کہ یہ وعید کی موت (تقدیر مبرم والی) اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے۔ کہ اس کو بے باک کر دیوے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے۔ تو اُٹھو اور اس کو بیباک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو" (انجام آتھم صفحہ ۳۲ حاشیہ)

غرض موت سلطان محمد اس کی بے باکی اور شوخی کی صورت میں یقینی۔ قطعی اور تقدیر مبرم ہے۔ اور اس کا اظہار اس کے تکذیب والے اشتہار پر مقرر ہے۔ مگر کیا کسی نے حضرت اقدس کے سالہا سال زندہ رہنے کے باوجود سلطان محمد سے تکذیب کا اشتہار دلایا؟ ہرگز نہیں۔

مولوی صاحب کا تقدیر مبرم کو لے لینا اور متعلقہ عبارت کو جو بطور تشریح ساتھ ہی مذکور ہے چھوڑ دینا موجودہ زمانہ میں "لا تقربوا الصلوٰۃ" پر عمل کرنے کی بدترین مثال ہے۔ غالباً بم سازی کا شوق ہے۔ اور ابھی ابتدائی مشق ہے۔

خلاصہ بیان

محمدی بیگم کی پیشگوئی میں احمد بیگ کی موت مسلم فریقین ہے۔ نکاح والی جزو سلطان محمد کی موت پر موقوف ہے۔ اسلئے اس پر فی الحال سوال کرنا غلطی ہے۔ سلطان محمد کی موت کے التواء کا سبب اوپر مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس پیشگوئی میں بھی کوئی مبہم پہلو نہیں۔ بلکہ درحقیقت یہ تشریح غیر احمدی اعتراضات کی بیخکنی میں کاری حربہ ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ کو فرضی بم ذکر کرنے پڑے ہیں۔ (اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان)

قانون نمک اور حدیث مبارک

چند روز ہوئے اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب نے کسی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ حضور خواجۂ دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مقدس کے مطابق نمک۔ پانی اور گھاس پر کوئی محصول نہیں لگنا چاہیئے۔ معلوم نہیں حضرت شاہ صاحب کا مقصود اس حدیث کے بیان سے کیا تھا۔ لیکن کانگرس کے حامی مسلمانوں نے جھٹ اس بیان کو اٹھا کر گاندھی جی کی جاری کردہ خلاف ورزی قانون کی تائید میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور بار بار مسلمانوں سے کہا جانے لگا۔ کہ حضور خواجہ دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مقدس پر عمل کی سعادت روز ازل سے گاندھی جی کے لئے مختص تھی۔ یہ حدیث مبارک پہلے بھی کتب و دواوین حدیث میں موجود تھی۔ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب اس سے یقیناً بہت پہلے واقف ہونگے۔ علمائے کرام دیوبند واقف ہونگے۔ عام علمائے کرام واقف ہونگے حضرات ارکان جمعیۃ العلماء واقف ہونگے۔ حضرت مولانا ابوالکلام واقف ہونگے۔ لیکن یہ کیا بات ہے۔ کہ اب تک اسے کوئی بزرگ منظر عام پر نہ لایا۔ اور جب گاندھی جی کی تحریک شروع ہو گئی۔ تو جھٹ یہ حدیث مبارک حضرت شاہ صاحب کو یاد آ گئی۔ اور حامیان کانگرس نے اسے گاندھی جی کی تحریک کی تائید میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ احکام و اوامر حضور خواجہ دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق علم بھی اسی صورت میں حقیقی علم کا درجہ اختیار کرتا ہے۔ جبکہ کوئی غیر مسلم ان احکام مبارک سے ملتی جلتی کوئی تحریک شروع کرے۔ اور کیا ہمارے علمائے کرام کا کام اب یہی رہ گیا ہے۔ کہ جب کسی غیر مسلم کی طرف سے کوئی تحریک جاری ہو۔ تو اس کی تائید میں احادیث بیان فرمانی شروع کر دیں۔ خود امت کو ان کے متعلق کوئی تلقین نہ فرمائیں۔ اگر حضرت شاہ صاحب یا کانگرس کے حامی مسلمان گاندھی جی کی تحریک کے اجراء سے قبل یہ سب کچھ بیان فرما دیتے۔ تو اس صورت میں واقعی یہ اسلام کی خدمت ہوتی۔ مگر اب تو عام قاری اور سامع اور ناظر کے دل پر یہی اثر پڑتا ہے کہ ایک غیر مسلم نے بطور خود ایک سلسلہ عمل شروع کیا۔ اور علمائے کرام نے اسے مذہبیت کا رنگ دینے کے لئے حدیث مبارک بیان فرما دی۔ اگر گاندھی جی کل اس تحریک کو ترک کر کے کوئی دوسری تحریک شروع کر دیں۔ تو موجودہ تحریک کی مذہبیت اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائیگی۔ ہماری ناچیز رائے میں یہ دین کی خدمت نہیں ہے۔ بلکہ معاذ اللہ اس کی تحقیر ہے۔ اس لئے کہ اس طرح دین ایک غیر مسلم کی جاری کردہ تحریک کے ضمن میں ثانوی درجہ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کرام کو ایسی کوششوں سے محفوظ رکھے۔ (انقلاب ۱۷ر اپریل)

علماء امت کا سیاسی جہل

آج مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے۔ کہ نمک اور پانی یا گھاس کا محصول ادا کرنا ناجائز ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ علت و حرمت بھی اسیوقت سمجھ میں آتی ہے۔ جبکہ مہاتما گاندھی اپنی نافرمانی شروع کرتے ہیں۔ اب مسلمان خود ہی غور کر سکتے ہیں۔ کہ شیخ الحدیث مہاتما گاندھی ہیں۔ یا حضرت انور شاہ صاحب۔

غدر ۱۸۵۷ء سے ابتک مسلمانان ہند۔ اور مسلمانان عالم پر تثلیث پرستوں کی جانب سے جو مظالم توڑے گئے یا توڑے جا رہے ہیں۔ انکے مقابلہ میں جمعیت خلافت کی ایک حرکت کے سوا نہ کوئی حدیث بروئے کار آئی اور نہ کوئی نص قرآنی۔ کیا یہ علمائے امت کا سیاسی جہل نہیں ہے۔ کہ جب کبھی وہ میدان سیاست میں کسی کو اپنا قائد اعظم مقرر کرتے ہیں۔ تو وہ کوئی نہ کوئی گوسالہ پرست ہی ہوتا ہے۔

علی برادران نے دور گذشتہ میں اس جرم کا ارتکاب کیا اور دس سال کے تجربہ سے انکو اپنی غلطی معلوم ہو گئی۔ وحدت پرستوں کی شکست کا وہی میدان تھا۔ جسکا نام باردولی ہے۔ اور وہی مہاتما گاندھی جو آجکل آزادی کامل کے علمبردار ہیں۔ ڈومینین اسٹیٹ کی دیوی کے پجاری بنکر ایک کمین گاہ سے انگریز اور مسلمان دونوں پر وار کرنے کی فکر میں مستغرق ہو گئے۔ لیکن جب مہاتما گاندھی جی کو معلوم ہوا کہ انگریز بہت زیادہ محتاط ہے تو انہوں نے اپنی تمام پارٹی کے ساتھ صرف مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کو اپنا پیشہ بنا لیا۔ چنانچہ تمام عہدوں اور تمام ملازمتوں پر قبضہ کرنے کے بعد میونسپلٹیوں ڈسٹرکٹ بورڈوں آئینی مجالس میں اپنی اکثریت دیکھتے ہوئے مسلمانوں پر وہ ناگفتہ بہ مظالم کئے گئے جن کی تفصیل اسوقت ضروری نہیں ہے۔ اور آج بھی مہاتما موصوف اپنی سول نافرمانی کے ذریعہ حصول آزادی کی جنگ میں گئو رکشا کی فکر سے خالی الذہن نہیں ہیں۔ کیا ان حالات کے باوجود علمائے امت کفر صریح کی اعانت و اشعانت کو قرآن اور حدیث سے صحیح ثابت کر کے اور حضرت شیخ الحدیث انور شاہ صاحب کو عطاء اللہ شاہ کا مرید بنا کر اسلام کو ہندوستان سے مٹانا اپنا فرض تصور کرینگے اور ان کو عام مسلمانوں کے جذبہ ملی کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

(انخلیل ۱۲ر اپریل)

رذیل چھیتھڑا

ہم اخبار مباہلہ کا شروع سے مطالعہ کرتے آئے ہیں جس میں ہمیشہ خلیفہ صاحب کے خلاف نہایت لچر اور گندے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں میرزا صاحب کا رویہ قابل تعریف ہے۔ کہ باوجود ہر قسم کی طاقت رکھنے کے آپ نے اس لچر اخبار یا اس کے بدزبان مالکان کے خلاف کبھی کوئی سخت ایکشن نہیں لیا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپکی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اب اس رذیل چیتھڑے میں آپکے اہل بیت کے خلاف نہایت دل آزار مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس وقت ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ مذہب اسلام کے سچے خیر خواہ اور خدا کے عزیز بندے کے جانشین کی اس آڑے وقت میں امداد کریں۔ خلیفہ صاحب سے یہ امید رکھنی کہ وہ خود ان نابکاروں کے مقابلہ میں آئیں گے لاحاصل ہے۔ آپ اس قسم کے لڑائی جھگڑوں کو ہمیشہ ناپسند کرتے ہیں۔ اس وقت آپ کی معصوم اور بلند اخلاق لڑکیوں کی عزت و ناموس پر کمینہ حملے کرنے والوں کو قانونی ڈنڈے سے راہ راست پر لانا غیور اور سچے مسلمان کا ہی فرض ہے۔ (رشی۔ امرتسر)

مسلمان میدان عمل میں آئیں

سائمن کمیشن کی رپورٹ شائع ہونیوالی ہے۔ اور ہندوستانی حکومت میں ایک جدید دور کا آغاز ہونیوالا ہے۔ یہی وہ دور ہوگا۔ جبمیں اقوام ہند کی قسمتوں کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اگر مسلمان ہندوؤں کے ساتھ مل گئے۔ تو وہ اپنی حریف طاقت میں اپنی قربانیوں کو گم کر دینگے۔ اور اپنی ہاتھوں اپنے حقوق کا گلا گھونٹ دینگے۔ اسیطرح اگر انہوں نے اپنے تئیں صرف حکومت کے رحم پر چھوڑ دیا۔ تو یہ بھی خودکشی م

ہ ہوگی۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ مسلمان یکم جنوری ۱۹۲۹ء کے مطالبات کو مطمح نظر بنا کر میدان عمل میں آئیں۔ اور اس نازک دور میں اپنی تمام قوتیں اسی ایک مرکز پر جمع کریں۔ (الامان ۱۹ر اپریل)

وصیتیں

نمبر ۳۱۳۳۔ میں مریم بی بی زوجہ حق نواز قوم بلوچ ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مہر مبلغ ۲۵ روپے زیورات قیمتی ۳۰۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ لہذا یہ وصیت نامہ لکھدیا ہے۔ تاکہ سند رہے۔ فقط ۲۶/۱۲/۲۹ العبدہ۔ نشان انگوٹھا مریم بی بی زوجہ حق نواز خان بلوچ۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا۔ حق نواز خان سکنہ قادیان۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ کلرک فیروز پور آرسنل حال وارد قادیان۔

نمبر ۳۱۲۹۔ میں حق نواز ولد پہلوان خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء کو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان قیمتی اندازاً ۱۶۰۰ روپیہ ہے اور ماہوار آمد ۔/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء۔ العبد۔ حق نواز خان موصی۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروز پور حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ اللہ دتا ولد بدھا بلوچ ساکن رسول نگر حال وارد قادیان ؛

نمبر ۳۱۹۴۔ میں غلام مرتضیٰ ولد چوہدری غلام دستگیر قوم جٹ زمیندار کا ہوں۔ پیشہ واہی عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک ۱۲۵/۱۰ ڈاکخانہ جہانیاں تحصیل خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ قریباً ۲۵ گھماؤں زرعی اراضی واقعہ رقبہ موضع قادر آباد ضلع سیالکوٹ اور چک ۱۲ کھتو والی ضلع لائلپور میں نصف مربع اور چک ۱۲۵/۱۰ میں تقریباً ۷ مربعہ ہے۔ فقط العبد۔ غلام مرتضیٰ زمیندار عالوار د قادیان بقلم خود۔ گواہ شد اکبر علی جٹ وڑائچ زمیندار سدو کی ضلع گجرات حال وارد قادیان۔ گواہ شد امام دین جٹ سندھو جو کی ضلع گجرات حال وارد قادیان ؛

نمبر ۳۱۵۱۔ میں شیخ عبد القادر سابق یوحنا ولد شیخ سخاوت علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت کتب قدیم عمر تخمیناً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۳ء ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد پانچ روپیہ عثمانیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے متعلق میری یہ وصیت ہے۔ کہ وہ کل کی کل صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت متصور ہوگی۔ چونکہ میرے کوئی وارث شرعی نہیں ہیں۔ بالکل تنہا ہوں۔ فقط المرقوم ۷/۱۲/۲۹ العبد۔ شیخ عبد القادر احمدی سابق یوحنا بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید بشارت احمد جنرل سیکرٹری۔ گواہ شد۔ محمد عثمان سکرٹری مال۔

نمبر ۳۱۵۷۔ میں محمد اعظم ولد حاجی کریم بخش صاحب احمدی قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریاں والہ ضلع گجرات حال سکونت ترناب فارم ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۔/۵۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا نواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی نویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۸ دسمبر ۱۹۲۹ء العبد۔ محمد اعظم احمدی۔ گواہ شد۔ عبد المجید احمدی سب انسپکٹر پولیس پشاور۔ گواہ شد۔ ایچ۔ ایم۔ مرغوب اللہ احمدی دفتر ڈپٹی چیف انجنیئر صوبہ سرحد پشاور۔

نمبر ۳۱۷۹۔ میں جمعدار عبد اللہ خان ولد لال خان قوم آوان پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان واقعہ دوالمیال قیمتی اندازاً ۱½ ہزار روپیہ اور زمین ۱۲ گھماؤں دوالمیال میں ہے۔ قیمتی ۱۲ سو روپیہ ہے۔ اور مبلغ ۱۴ روپیہ ماہوار پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط۔ العبد۔ جمعدار عبد اللہ خان حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ غلام محمد دوالمیالی بقلم خود۔ گواہ شد۔ مسعود الحق بقلم خود ؛

نمبر ۳۱۷۸۔ میں نذیر احمد ولد بابو اعجاز حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اس وقت ۵۰ روپیہ کا ماہوار ملازم ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نذیر احمد احمدی حال وارد قادیان۔ بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن پٹیالوی قادیان بقلم خود ؛

نمبر ۳۱۳۱۔ میں فضل الٰہی ولد شرف الدین قوم کنیال پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ محلہ دار الفضل قیمتی تقریباً تین ہزار روپیہ ہے۔ اور اس وقت تقریباً چھ سو روپیہ قرض بھی ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۸ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ؛ مورخہ ۱۳/۱۲/۲۹ ؛ العبد۔ فضل الٰہی مہاجر جہلمی حال وارد قادیان۔ ڈرائنگ ٹیچر ایم۔ بی۔ ہائی سکول وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ؛ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن قادیانی۔ گواہ شد۔ عاجز محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان ؛

نمبر ۳۱۲۵۔ میں ڈاکٹر عبد الرحیم ولد مولا بخش قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن دہلی ضلع دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً ۸۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ ڈاکٹر عبد الرحیم احمدی متصل حشمت کٹرہ سید حسن دہلی۔ گواہ شد۔ محمد عثمان احمدی کلرک آرسنل فیروز پور حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ [illegible] حال وارد قادیان ؛

گرمیاں آگئیں!

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری تندرستی کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیں گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے! یہ وقت بے وقت کی تکلیف۔ گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے! چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو۔ ضرور فائدہ ہو گا۔ بہت عجیب چیز ہے۔ ہزارہا استعمال کرنے والوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہئے۔ نہ جانے کسی وقت ضرورت پڑ جاوے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے۔

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھ دیں۔ مفصل حالات کیلئے رسالہ امرت منگوا دیں۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور دیگر کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مستورات بھی جس کی ضرورت ہو۔ مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- **امرت دھارا** ۵۱ **لاہور**

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

عرق نور

عرق نور۔ امراض جگر اور بدنی کمزوری۔ کمی خون کمی اشتہاء دائمی قبض۔ پرانے بخار۔ دھڑکہ دل (اختلاج قلب)۔ بوجہ خرابی معدہ یا جگر کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ہے۔ اور امراض مستورات افراط یا قلت خون کمر یا پیڑو میں درد۔ بچہ دانی میں ورم۔ یا سیلان رحم میں اور مرض تلی کے لئے تریاق۔ اس کے استعمال سے ہزاروں گھر با اولاد ہوئے۔ صرف ایک شہادت درج کی جاتی ہے۔ باقی پھر یکے بعد دیگرے درج ہونگی۔

بابو محمد منیر خان صاحب احمدی سیال کلرک دفتر ارسنل کوئٹہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ میرے گھر بچہ پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی دعاؤں اور ڈاکٹر نور بخش صاحب احمدی پنشنر قادیان کے ایجاد کردہ عرق نور سے ہوا۔ یہ عرق نہایت ہی مفید ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اس کا اجر عطا فرماوے۔ اور احباب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

نیز یہ عرق مرض جلودھر اور استسقاء لحمی میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ باوجود کثیر الفوائد کے قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے۔ ایک بوتل کلاں جس میں بارہ ۱۲ چھٹانک عرق ہوتا ہے بمع بوتل عہ۔ بغیر بوتل عہ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ وزن پاؤ پختہ ہوتا ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ

(موجد عرق نور۔ ڈاکٹر نور بخش گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان ضلع گورداسپور)

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ قوی اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً نو تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:- عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

دولتمند ہونیکا سنہری نسخہ

پانچسو روپیہ ماہوار اگر کمانا ہو تو ہم سے صابن بنانا سیکھ لو۔ فیس ساٹھ روپے کے بجائے پندرہ گلیسرین پیرسوپ کے مانند صابون کی ٹکیہ اور ٹکیہ پر پھول پتی کندہ کرنے کی مشین ہمراہ مفت۔ مگر نام کھدوا کندہ کرائی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہو گی۔ صابون کی تراکیب اور مشین کے ہمراہ ہم اقرار نامہ بھی روانہ کرینگے جس پر لکھا ہو گا۔ اگر ہم بذریعہ تحریر انگریزی و دیسی سرد گرم طریقوں سے بغیر چربی ہر قسم کا صابون اور سنلائٹ ولایتی کے سوڈا کاسٹک و سوڈا کرسٹل اور ڈبوں کے مانند کورے کھدر کو سفید کرنے کا مصالحہ بنانا سکھلا سکیں۔ یا اسمیں دگنا منافع نہ ہو یا بارہ برس کا لڑکا پانچسو روپیہ ماہوار کا مال تیار نہ کر سکے یا مشین میں ایک سے چار اونس تک وزن کی ٹکیہ نہ بن سکی۔ تو یہ صاحب پانچسو روپیہ جرمانہ بذریعہ عدالت ہم سے وصول کرنیکا حق رکھتے ہیں۔ پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہ ہو گی۔ ہر جگہ ایک آدمی سے زیادہ کو نہ سکھایا جائیگا۔

المشتہر:- ڈاکٹر شفیع احمد بی ایچ۔ ڈی ایڈیٹر رسالہ دستکاری دہلی۔

مکرمی! السلام علیکم

سپورٹس کی اشیاء ارزاں قیمتوں پر احمدی فرم سے خرید فرمادیں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ
" " " دوم "
" رنگین سرخ سیاہ و سبز درجہ اول
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی
" " دوم " " یکطرفہ
" " " سوم " " "
بلیڈر نمبر ۵ برائے والی بال
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ
" " " دوم "
" لیدر بونڈ اول "
" " " دوم "
" ہاکی بال سفید چمڑہ اول درجہ
" " " دوم "
" " " سوم "
" کمپو بال

(نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ)

ہندوستان کی خبریں

——— مدراس - ۲۲ اپریل - آج ۱ کالج پولیس سٹیشن کے قریب بڑا ہجوم جمع ہوگیا - جس نے پتھر پھینکنے شروع کر دیئے - پولیس ڈپٹی کمشنر نے موقعہ پر پہونچ کر ہجوم کو متعدد بار انتباہ کرنے کے بعد لاٹھیوں سے حملہ کرنے کا حکم دیا - اس پر ہجوم منتشر ہوگیا -

——— جبل پور - ۲۲ اپریل - سابرمتی جیل کے تمام قیدیوں نے بھوک ہڑتال کردی ہے - یہ ہڑتال ناقص خوراک کے خلاف کی گئی ہے - کہا جاتا ہے کہ بارہ سو آدمی فاقہ کر رہے ہیں - انہوں نے کام بھی ترک کر دیا ہے -

——— دہلی - ۲۳ اپریل - دہلی کلاتھ ملز کے تقریباً پانچ ہزار کارکنوں نے اُجرت کے جھگڑے پر ہڑتال کردی -

——— کلکتہ - ۲۳ اپریل - آج شام کو مرزا پور پارک میں پولیس کے احکام کے خلاف عورتوں کا جو جلسہ منعقد ہونے والا تھا - وہ پارک کے دروازے کو کانٹوں والی تار سے بند کر دینے کی وجہ سے منعقد نہ ہوسکا - یہ جلسہ ایمپرسٹ سٹریٹ میں جیوترمائی گنگولی کی صدارت میں منعقد ہوا - اعلان کیا گیا - کہ کل سے وہ جلوس میں نکل کر غیر ملکی کپڑے کی دکانوں پر پہرہ لگائیں گی - پولیس نے مداخلت نہیں کی -

——— حیدر آباد سندھ - ۲۳ اپریل - سندھی مسلمانوں اور پٹھانوں کے درمیان فساد ہوجانے سے ایک پٹھان ہلاک اور تین زخمی ہوئے ہیں - ایک عورت بھی زخمی ہوئی ہے - پولیس نے حملہ آوروں کو گرفتار کرلیا -

——— نوساری - ۲۲ اپریل - گاندھی جی کے کیمپ میں بھی گرفتاری کی ابتدا ہوگئی ہے - یہ گرفتاری زیر دفعات ۱۱۷ تعزیرات ہند اور دفعہ ۴۷ قانون نمک کے ماتحت عمل میں آئی ہے ؛

——— سندھ کے مشہور پیر پگارو کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی ہے - صفائی کی طرف سے سر جینا پیش ہوئے ہیں -

——— فینی ۲۳ اپریل - ہٹیاری میں سینیئر سب انسپکٹر اور پولیس کا ایک دستہ ٹرین کے مسافروں کی تلاشی لے رہا تھا کہ دفعتہً سب انسپکٹر اور دو کانسٹبلوں کو گولیاں لگیں مجروحین کو ہسپتال پہونچایا گیا - حملہ آور ٹرین میں ایک ریوالور چھوڑ کر بھاگ گئے -

——— دہلی - ۲۳ اپریل - آج جب ایسٹر کی تعطیلات کے بعد عدالتیں کھلیں - تو تمام وکلاء کھدر پہنے ہوئے عدالتوں میں حاضر ہوئے - درزیوں نے غیر ملکی کپڑا نہ سینے کا فیصلہ کیا ہے -

——— پشاور - ۲۳ اپریل - آج صبح دو کانگریسی رہنماؤں کی گرفتاری عوام کے تشدد پر اُتر آنے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی - دونوں کانگریسی لاری میں بٹھائے گئے لیکن روانگی سے قبل ہجوم نے اس پر حملہ کیا - اور اس کے ٹائروں میں سوراخ کر کے اسے بیکار بنا دیا - امداد کے لئے پولیس طلب کی گئی - لیکن ہجوم نے پولیس پر اینٹوں سے حملہ کیا - ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس خطرناک طور پر مجروح ہوا - ڈپٹی کمشنر نے ہجوم کو منتشر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی - لیکن ان پر لاٹھی سے حملہ کیا گیا - سرحدی فوجی پولیس کے کمانڈر بھی مجروح ہو کر مجبوراً وہاں سے چلے گئے - امداد کے لئے فوج بلائی گئی - لیکن اس حقیقت سے دلیر ہو کر کہ فوج نے گولی نہیں چلائی ہجوم نے دو مسلح گاڑیوں کے گرد گھیرا ڈالکر انہیں آگ لگا دی - بیان کیا جاتا ہے - کہ رائل ٹینک کور کے دو آدمی جو ایک مسلح گاڑی میں تھے - جل کر مر گئے - ایک یورپین سارجنٹ پولیس شہر میں موٹر سائیکل پر جا رہا تھا - کہ ہجوم نے اس پر حملہ کر کے اسے کلہاڑی سے ہلاک کر دیا - فوج نے ہجوم پر رائفلوں اور مشین گنوں سے فائر کئے - اور بیان کیا جاتا ہے - کہ اس طرح بیس آدمی ہلاک ہوگئے - ہجوم منتشر ہوگیا -

——— چاٹگانگ - ۲۳ اپریل - آج صبح جلالا باد روڈ کے قریب باغیوں اور فوج کے درمیان مقابلہ ہوا - بارہ باغی مارے گئے - اور دو شدید زخمی ہوئے - فوج کا کوئی آدمی کام نہیں آیا -

——— شملہ - ۲۴ اپریل - آنریبل سٹر وی جے پٹیل صدر اسمبلی کی صدارت سے استعفاء دیدیا ہے -

——— لدھیانہ - ۲۴ اپریل - مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی ایڈیٹر "آزاد" لاہور یہاں گرفتار کر لئے گئے -

——— گورداسپور ۲۳ اپریل - بٹالہ میں تقریباً ۱۴ مزید گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں - اس سے پیشتر بھی بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے - کہا جاتا ہے - کہ یہ گرفتاریاں دو حادثات یعنی ہڑتال اور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے مکان پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں کی گئی ہیں ؛

——— اورگام - ۲۴ اپریل - جس فساد کا اندیشہ لگا ہوا تھا - آج دو بجے بعد دوپہر بالا گھاٹ کی کان میں رونما ہوگیا - سندی درگ کے آدمی کان کے اندر گھس گئے - اور جائز احکام کی خلاف ورزی کرنے لگے - سرکاری عہدیدار اور کان کے افسروں کو گالیاں دینے لگے - اس کے بعد انہوں نے گھوڑوں اور سواروں پر پتھر برسانے شروع کر دیئے - بہت سے سوار مجروح ہوئے ہجوم قابو سے باہر ہوگیا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسے بہتیرا سمجھایا لیکن کچھ کوئی فائدہ نہ ہوا - جب یہ لوگ قابو سے نکل گئے - تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ریزرو پولیس کو فائر کرنے کا حکم دیا - جس سے ۲۰ آدمی مجروح ہوئے -

——— لاہور - ۲۴ اپریل - اطلاع ملی ہے - کہ پشاور کے لیڈروں کی گرفتاری کی خبر جب کوہاٹ میں پہونچی - تو شہر میں آنِ واحد میں تمام دوکانیں بند ہوگئیں - پولیس کے دستوں نے شہر میں چکر لگانا شروع کر دیا - ایک سپاہی سے تکرار پر وہاں جھگڑا بڑھ گیا جس نے ایک خوفناک بلوہ کی صورت اختیار کرلی - کوہاٹ سے باہر اطلاعات بھیجے جانے کا کوئی ذریعہ نہیں - تمام سلسلے بند ہیں -

——— حسن ابدال - ۲۴ اپریل - چند دن ہوئے - پنجہ صاحب میں سکھوں اور مسلمانوں میں فساد ہوگیا تھا - اس فساد کے سلسلہ میں پولیس نے ۲۶ سکھوں کو گرفتار کرلیا ہے ؛

——— راولپنڈی - ۲۴ اپریل - پشاور میں گولی چلنے کے واقعہ سے راولپنڈی میں مکمل ہڑتال ہوئی - ایک کالج کے طلباء امتحان سے باہر نکل آئے -

——— الہ آباد - ۲۲ اپریل - الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک بنچ نے ملزم رام کشن لال کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا - ملزم کو سشن جج نے اپنی محبوبہ کو زندہ جلانے کی کوشش اور اپنے حریف کے قتل میں پھانسی کی سزا دی تھی - ہائیکورٹ نے جیوری کے فیصلہ کو رد کرتے ہوئے ملزم کو ۵ سال قید سخت کی سزا دی ؛

——— پشاور - ۲۳ اپریل - شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے

——— کلکتہ - ۲۵ اپریل - برلی کو معلوم ہوا ہے - کہ نیولا واقعہ ڈائمنڈ ہاربر میں ستیہ گرہیوں پر گولی چلائی گئی - جس سے ایک دیہاتی ہلاک اور کثیر التعداد مجروح ہوئے -

——— لاہور - تحصیلدار پشاور کے اسسٹنٹ کمشنر کو قتل کر دیا گیا ہے - مقتول کی نعش پر سنگ باری کی گئی - پشاور اور کوہاٹ کے درمیان ٹیلیفون اور تار برقی کے تار کاٹ دیئے گئے ہیں - اور خبر رسانی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے ؛

——— احمد آباد - ۲۵ اپریل - گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری مہادیو ڈیسائی کو قانون نمک کے ماتحت تین ماہ قید محض کی سزا دیدی -

——— بورسد - ۲۵ اپریل - ضلع گجرات کے سات دیہات کے رہنے والوں نے سردار پٹیل کی رائے تک لگان اراضی نہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

——— کلکتہ - ۲۴ اپریل - چاٹگانگ کے حالات کے متعلق حکومت بنگال نے ذیل کا سرکاری اعلان شایع کیا ہے - گذشتہ شب کو شہر میں ہر نوع امن تھا - پہاڑیوں کو سرکشوں سے صاف کر کے فوجی دستہ فرانٹیر رائفلز واپس آگیا ہے - ایک باغی جو دو ریوالوروں سے مسلح تھا - کل شہر میں گولی سے ہلاک کر دیا گیا ؛

——— لاہور - ۲۵ اپریل - تازہ اطلاع سے عیاں ہوتا ہے کہ پشاور میں ۷۵ اشخاص ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے - اب مقتولین کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے - کیونکہ اکثر مجروحین زخموں کی وجہ سے جان توڑ رہے ہیں - مقتولین میں سے صرف ۶ ہندو ہیں - باقی سب مسلمان ہیں ؛

لاہور - ۲۵ اپریل - پولیس نے مسٹر راج کرشن مدیر ڈیر بھارت کو زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) قانون تعزیرات ہند گرفتار کرلیا -

لاہور - ۲۵ اپریل - آئندہ مقدمہ سازش لاہور کی سماعت سپیشل ٹرائی بیونل کے ذریعہ جیل کے بجائے پونچھ ہاؤس میں ہوا کریگی - معلوم ہوا ہے - کہ وائسرائے اسی ہفتہ کے اندر اس بارہ میں آرڈیننس

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر الفضل کے لئے قادیان سے شایع کیا ؛)